AL KARAM INTERNATIONAL INSTITUTE

AL-‘ULŪM ISSN: 2709-3484 (Print) | 2709-3492 (Online)
https://alulum.net/ojs/index.php/aujis/about
(January-June2023), 4:1(127-148)

اہانت آل واصحاب رسول ﷺ کی سزا کتاب الشفاء کی رشنی میں

1. **محسن ضیا قاضی**،ڈائریکٹر ادارہ علوم اسلامیہ وشریعہ، مسلم یوتھ یونی ورسٹی،اسلام آباد

2. **محمد رمضان**،اسسٹنٹ پروفیسر، ادارہ علوم اسلامیہ وشریعہ، مسلم یوتھ یونی ورسٹی،اسلام آباد

Punishment on Disrespecting of Family Members & Companions of the Prophet (peace be upon him) in the light of *Kitāb ‘l-Shifā*

1. **Mohsin Zia Qazi (PhD)**[1] Director Institute of Islamic Studies & Shariah, Muslim Youth University, Islamabad
2. **Muhammad Ramzan (PhD)** Institute of Islamic Studies & Shariah, Muslim Youth University, Islamabad

Keywords:
Sīrah literature, blasphemy, punishment, harassment, Prophetic rights

Abstract: The love of the Prophet (peace be on him) is a symbol of the love of Allah Almighty. Islam teaches us to respect the Prophet (peace be on him), as Allah has obliged us to love the Prophet (peace be on him). He also has declared by the literature of his companions that the punishment of those who does not have the honour of holy Prophet (peace be on him) and furthermore, they do disrespect with their wordings and signs. Allah Almighty has given the right of honour being prophet that is superior status than all creature of the universe. Muslim scholars compiled the literature with authentic sources to prove the personality of holy Prophet (peace be on him) even his family. This research intends the punishment regarding disrespecting to the holy prophet (peace be on him) and the things related to his personality. Therefore, Kitāb ‘l Shifā is also the part of this literature which presents the honour and dishonour of the prophet. In contemporary society, especially in Pakistan, blasphemy is a burning issue which needs to discuss scholarly with analysis of Qur’ānic verses and aḥādīth.

Muhsin Z. & M. Ramzan (2023), Punishment on Disrespecting of Family Members & Companions of the Prophet Al-‘Ulūm Journal of Islamic Studies, 4(1)

[1] Corresponding author Email: zia3840@gmail.com

آل واصحاب رسول ﷺ کی محبت اور ان کا ادب و احترام حقوق مصطفی ﷺ کی علامت ہے۔ اسلام ہمیں نبی کریم ﷺ کی ہر نسبت کا احترام کرنے کا درس دیتا ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بیت کی محبت ومودت ہم پر واجب کی ہے[1] اسی طرح اصحاب رسول ﷺ معیار عدل ہیں ان کی اطاعت و محبت بھی ہم پر لازم ہے۔ قرآن وحدیث میں شان صحابہ واضح طور پر عیاں ہے[2] اس لیے ہم پر لازم ہے کہ ان کی ہر طرح کی اہانت سے بچیں۔ ہم آل واصحاب رسول ﷺ کے حقوق کو کتاب الشفاء کی روشنی میں بیان کرنے کی کوشش کریں گے۔

اس موضوع کے متعلق مختلف مقالہ جات اور تحریریں موجود ہیں۔ لیکن خاص کر کتاب الشفاء کے حوالے سے اس میں کوئی کاراقم کی نظر سے نہیں گزرا۔ ایک مقالہ بعنوان "**قاضی عیاض اور ان کی کتاب** "الشفاء بتعریف حقوق المصطفی "**کا تعارف اور اعتراضات کا جائزہ**" کے نام سے محمد سفیان عطاء اور ڈاکٹر حافظ محمد سجاد نے اسلام آباد اسلامکس میں 2018 میں شائع کرایا، لہذا ہمارے مقالہ کا جو مرکزی موضوع ہے وہ بالکل مختلف ہے، اور اس جانب میں یہ خلا تھا اس وجہ سے ہم نے اس عنوان کو اپنے مقالہ کا عنوان بنایا، تاکہ قاضی صاحب کی کتاب میں جو حقوق آل واصحاب رسول ﷺ بیان کیے گئے ہیں ان کا مطالعہ عصری معنویت کی روشنی میں کیا جائے اور آل واصحاب رسول ﷺ کے حقوق سے ایک جامع کام پیش کر سکیں۔

یہ مقالہ تحقیقی اور تجزیاتی مباحث پر مشتمل ہو گا جس میں ہم آل واصحاب رسول ﷺ کے حقوق کو کتاب الشفاء کی روشنی میں تحریر کریں گے۔

کتاب الشفاء و قاضی عیاض مالکی رحمہ اللہ کا تعارف

حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کی اگرچہ تمام تصانیف بڑی اہمیت کی حامل ہیں مگر جو شہرت اور مقبولیت کتاب الشفاء کو حاصل ہوئی وہ کسی اور تصنیف کے حصے میں نہیں آئی اور حق یہ ہے کہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی دیگر تصانیف کے زندہ وجاوید رہنے کا سبب بھی کتاب الشفاء **بتعریف حقوق المصطفی** ہی ہے ۔ اور آپ کی تصانیف کی تعداد 22 کے قریب ہے، اور اس کتاب کی تقریبا 26 کے قریب شروحات ہیں جن میں "شرح ملا علی قاری، اور نسیم الریاض "احمد شہاب الدین خفاجی زیادہ مقبول ہیں۔

1- القرآن، 23:42۔

2- القرآن، 100:9۔

اہل علم کے ہاں کتاب الشفاء کی قدر و منزلت

ہر زمانے کے علماء و صلحاء کی نظر میں یہ کتاب ایک خصوصی مقام کی حامل ہو گئی[3] عارف باللہ حضرت عبد اللہ بن احمد ازدی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بابرکت کتاب کی تعریف کچھ اس طرح بیان فرمائی ہے:

شفاء عیاض للصدور وشفاء ... ولیس للفضل قد حواه خفاء

شفاء عیاض والوں کی شفاء ہے اور جو افضلیت اس کو حاصل ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔

وحق رسول الله بعد وفاته ... رعاه واغفال الحقوق جفاء

انہوں نے نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد آپ کے حقوق کی حفاظت کی ہے اور آپ کے حقوق سے غفلت ظلم ہے۔[4] صاحب کشف الظنون (المتوفی 1067ھ) فرماتے ہیں کہ اس کتاب میں عظیم النفع اور کثیر الفائدہ ہے، آج تک اسلام میں اس جیسی کوئی کتاب نہیں لکھی گئی[5]۔

قاضی عیاض مالکی رحمہ اللہ کا تعارف

علامہ حافظ ابو الفضل قاضی عیاض بن موسی بن عیاض الیحصبي المالکی رحمۃ اللہ علیہ 476ھ بمطابق 1073م میں بمقام "سبتہ" میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد نے اپنے باپ کے نام پر عیاض نام رکھا[6]۔ حضرت قاضی رحمۃ اللہ علیہ کے بزرگ "اندلس" کے رہنے والے تھے۔ آپ کے دادا مرحوم وہاں سے نقل مکانی کر کے "فاس" آگئے، اور وہاں سے "سبتہ" چلے گئے۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کا بچپن اور جوانی کا ابتدائی حصہ یہیں گزرا، ابتدائی تعلیم اپنے وطن میں حاصل کی اور پھر قرطبہ میں سینکڑوں اساتذہ سے مختلف علوم و فنون میں اکتساب فیض کیا۔

3- قاضی عیاض مالکی (المتوفی 543ھ)، الشفاء بتعریف حقوق المصطفی، ترجمہ بنام **نعیم العطاء فی حدیث المجتبی**، مترجم: حضرت سید مفتی غلام معین الدین نعیمی (المتوفی 1391ھ) (لاہور: مکتبہ اعلی حضرت دربار مارکیٹ، 1424ھ، 2004م)، 12:1۔

4- قاضی عیاض، الشفاء بتعریف حقوق المصطفی، اردو ترجمہ بنام **دربار مصطفی ﷺ کے حقوق و آداب**، مترجم: مولانا سید احمد علی شاہ بٹالوی (المتوفی 1345ھ) (لاہور: فرید بک سٹال اردو بازار، 1422ھ-2001م)، 5۔

5- مصطفی بن عبد اللہ کاتب جلبي القسطنطیني (المتوفی: 1067ھ)، کشف الظنون (بیروت: مکتبۃ مثنی، س ن)، 1054:2۔

6- ابو العباس شمس الدین احمد بن محمد ابن خلکان (المتوفی 681ھ)، وفیات الأعیان وأنباء أبناء الزمان (بیروت: دار صادر، 1900م)، 484:3۔

عہدہ قضا

جب وطن واپس آئے تو قضاۃ کے منصب پر فائز کیے گیے 531ھ بمطابق 1132م میں۔ آپ کا فقہی مذہب: مذہبا آپ مالکی تھے، اور اس مذہب کے اساطین میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ بیس برس کی عمر میں قاضی حافظ ابو علی الغسانی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو حدیث کی روایت کرنے کی اجازت دے دی تھی ابو غسانی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اندلس چلے گئے[7]۔

اہل علم کے نزدیک قاضی صاحب کا مقام

ابن بشکوال (المتوفی 578ھ) کہتے ہیں کہ قاضی صاحب ذکاوت وفہم کے اعتبار سے ایک بہت بڑے عالم ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اعلی شخصیت کے مالک بھی تھے اور ہم نے ان سے بہت کچھ سیکھا[8]۔

مشہور فقیہ محمد بن حمادہ السبتی کہتے ہیں کہ قاضی علیہ الرحمۃ حق کے معاملہ میں کسی کی پرواہ نہ کرتے تھے، سبتہ میں ان سے بڑھ کر کوئی صاحب تصنیف نہ ہوا[9]۔

قاضی شمس الدین بن خلکان (المتوفی 681ھ) لکھتے ہیں: وہ اپنے وقت کے حدیث کے امام تھے اور نحو، لغت، کلام عرب، ایام عرب اور انساب کے علم میں خوب ماہر تھے[10]۔

وفات

ابن بشکوال کہتے ہیں: کہ قاضی رحمۃ اللہ علیہ 544ھ کے وسط میں فوت ہوئے، ان کے صاحبزادے محمد کہتے ہیں کہ قاضی صاحب 9 جمادی الثانی کی رات کو (جو کہ جمعہ کی رات تھی) اپنے خالق حقیقی سے جا ملے، اور مراکش میں ان کو دفن کیا گیا، اور آپ نے 47 برس کی عمر پائی[11]۔

7- شمس الدین بو عبد اللہ محمد بن احمد ذہبي (المتوفی748ھ)، سير أعلام النبلاء (مؤسسة الرسالة: 1405ھ-1985م)20:213۔

8- ابو قاسم خلف بن عبد الملک بن بشکوال (المتوفی578ھ)، الصلة في تاريخ أئمة الأندلس (بیروت: مكتبة خانجي، 1374ھ-1955م)، 429۔

9- ذہبي، نفس مصدر، 20:213۔

10- ابن خلکان، نفس مصدر 3:484، -485۔

11- ذہبی، نفس مصدر، 4:98۔

آل واصحاب کے حقوق

آل کا اصطلاحی معنی

باعتبار لغوی معنی کے اہل گھر والوں کے معنی میں آتا ہے، آل بیت رسول کا مفہوم چند معنی میں پایا جاتا ہے محققین کے ہاں ایک وہ جن پر زکوۃ لینا حرام ہے یعنی بنی ہاشم، عباس، علی، جعفر، عقیل، حارث کی اولاد دوسرا وہ جو حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے گھر میں پیدا ہونے والے یعنی اولاد، تیسرا وہ جو حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے گھر میں رہنے والے جیسے ازواج پاک، چوتھا وہ جو حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے گھر میں رہنے والے جیسے حضرت زید ابن حارثہ اور اسامہ ابن زید[12]، قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے آل / اہل کے مفہوم کو وسیع معنی میں لیا ہے، اور یہی وجہ ہے کہ آل کے ساتھ اوپر مذکور ہستیوں کا ذکر قاضی عیاض رحمۃ اللہ نے یکجا فرمایا ہے، جیسا کہ آنے والے اوراق میں مشاہدہ کریں گے۔

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے محبت کی پہچان کی حقیقت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ بات ثابت شدہ ہے کہ جو انسان جس سے محبت کرتا ہے تو وہ اس ذات کی اتباع وموافقت کو اپنی ذات کے اوپر لازم کرلیتا ہے، وگرنہ وہ اپنے دعوی محبت میں صادق نہیں ہوتا۔ اور جو شخص نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کی اتباع ومحبت کا دعوی تو کرے لیکن اتباع نبوی نہیں کرتا تو وہ اپنے دعوی اتباع ومحبت ثابت قدم نہیں ہے۔[13]

محبت کی شرائط

قاضی رحمۃ اللہ علیہ نے معیار محبت کی چند شرائط بیان کرتے ہوئے تاکید کی کہ جس میں یہ شرائط پوری پائی جائیں گی اس کی محبت کو معیاری محبت قرار دیا جاسکتا ہے، قاضی صاحب نے ان شرائط کو وضاحت کے ساتھ ذکر کیا ہے لیکن یہاں پر ان شرائط کو تحریر کے حجم کو مد نظر رکھتے ہوئے اختصار کے ساتھ پیش کیا جائے گا اور وہ یہ ہیں:

1. حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے حب کی پہچان یہ ہے کہ ہر حال میں چاہے انسان عیش وعشرت میں ہو یا مسرت وپریشانی میں ہر دم حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے اقوال، افعال اور ہر سنت پر عمل کیا جائے، جس چیز سے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے روکا ہے اس سے رک جائے اور جس کے سرانجام دینے کا حکم فرمایا ان کو ہر حال میں بجالائے، جیسا کہ ارشاد باری تعالی

12- شهاب الدين محمود بن عبد الله حسيني آلوسي (المتوفى 1270ه)، روح المعاني في تفسير القرآن، العظيم والسبع المثاني (بيروت: دار الكتب العلمية، 1415ه)، 11: 194-196۔

13- قاضی عیاض مالکی اندلسی، کتاب الشفاء، مترجم: مولانا محمد اطہر نعیمی (لاہور: مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ، 1419ه، 1199م)، 2: 64۔

ہے: "اے محبوب آپ ان سے فرمادیں کہ اگر محبت الٰہی کا دعوی کرتے ہو تو میرے فرماں بردار ہو جاؤ، تم کو اللہ تعالیٰ دوست رکھے گا"[14]۔

2. جس چیز کو آقائے نامدار ﷺ نے مشروع فرمایا ہے ان شرائع کے آگے اپنی نفسانی خواہشات کو قربان کرتے ہوئے احکام شریعت کی بجا آوری لائے اور اپنے نفس پر احکام شریعت کو ترجیح دے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اور جنہوں نے اس شہر میں گھر بنایا اور ایمان لائے ان سے محبت کرتے ہیں، جو ترک وطن کرکے آئے اور اپنے دلوں میں کوئی مقصد نہیں رکھتے اور اپنی ضرورت کے باوجود ایثار کرتے ہیں۔"[15]

قاضی رحمۃ اللہ علیہ نے اس علامت کی مزید تاکید کے لیے حدیث مبارکہ سے استدلال کیا ہے:

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا کہ اے فرزند اگر تمہیں یہ صلاحیت کہ تمہاری صبح وشام کسی جانب بغض وکدورت سے پاک ہو تو اس پر عمل کرو، راوی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے مجھ سے مزید فرمایا کہ جس نے میری سنت کو زندہ کیا تو گویا کہ اس نے مجھ سے محبت کی اور مجھ سے محبت رکھنے والا میرے ساتھ جنت میں جائے گا"[16]۔

قاضی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث کی تشریح میں واضح کیا کہ محبت کامل تب ہوگی جب آپ ﷺ کی ساری باتوں پر عمل کیا جائے وگرنہ محبت ناقص شمار ہوگی، لیکن اس کا نام محبین سے خارج نہیں ہوگا[17]۔

3. اگر محب اپنے محبوب سے محبت کرتا ہے تو وہ کثرت کے ساتھ اپنے محبوب علیہ السلا کا ذکر کرے[18]۔

4. محب اپنے محبوب کی لقاء کا شیدائی ہو، کیونکہ ہر محب کی یہ آرزو ہوتی ہے کہ وہ اپنے محبوب کے دیدار سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کرے، اشعریوں کی حدیث میں ہے کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو لوگ پہلے سے یہ ترانہ گا رہے تھے "غدا نلق الاحب محمدا وحزبه[19]" کل ہم اپنے پیاروں سے ملیں گے یعنی سرکار دوعالم

14- القرآن، 3:31۔

15- القرآن، 59:9۔

16- ابوعیسی محمد بن عیسی ترمذي (المتوفی 279ھ)، سنن الترمذي، باب ما جاء في الأخذ والسنة واجتناب البدع (بیروت: دار الغرب الإسلامي، 1998م) 342:4، رقم: 2677۔

17- قاضی عیاض، نفس مصدر، مترجم مولانا نعیمی، 65:2۔

18- نفس مصدر، 66:2۔

19- امام احمد بن محمد بن حنبل (المتوفی 241ھ)، مسند انس بن مالک رضی الله عنه (مؤسسة الرسالة: 1421ھ-2001م) 40:20، رقم حدیث: 12583۔

ﷺ اور ان کے جانثاروں سے۔ محبت کے سلسلہ میں حضرت بلال، عمار بن یاسر اور خالد بن معدان کے واقعات مشہور ہیں[20]۔

5. جب بھی محب رسول ﷺ کے سامنے محبوب ﷺ کا ذکر آئے تو عاجزی و انکساری بجالائے، جس طرح ابن اسحاق تجیبی فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم سرکار دو عالم ﷺ کی حیات ظاہری کے بعد آپ کا ذکر نہایت عقیدت ،محبت، عاجزی اور انکساری کے ساتھ کرتے تھے اور حضور ﷺ کا ذکر کرتے وقت ان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے اور خشیت طاری ہو جاتی تھی اور یہی صورت حال تابعین کی بھی تھی[21]۔

6. اس چیز یا شخصیت کو محبوب رکھے جس سے حضور ﷺ نے محبت فرمائی ہو یا اس کو پسند فرمایا ہو خواہ وہ نسب و حسب سے یا صلب سے اور اس شخص کو مبغوض رکھے جس کو سرکار دو عالم ﷺ نے ناپسند فرمایا ہو یا اس کے سلسلہ میں کلمہ خیر نہ فرمایا ہو کیونکہ یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ محبوب کا محبوب، محبوب ہو جاتا ہے اور محبوب کا بغض، مبغوض ہو جاتا ہے[22]۔

آل رسول ﷺ کے حقوق

ہادی کائنات ﷺ نے جہاں اپنے حقوق بیان فرمائے، وہیں اپنے آل واصحاب کے حقوق کی طرف بھی توجہ دلائی ہے اور اسی پر سلف صالحین کا عمل بھی رہا ہے کیونکہ ان کے حقوق در حقیقت حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے حقوق کی ادائیگی ہے۔ قاضی صاحب پہلے قرآن کی آیات سے استدلال کرتے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:

"مشیت الٰہی یہ ہے کہ اے نبی کے گھر والو تم سے ہر ناپاکی کو دور فرمادے اور تمہیں پاک وصاف کر دے"[23]۔

امہات المؤمنین کے بارے میں باری تعالی کا ارشاد ہے:

"حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ازواج مطہرات امت کی مائیں ہیں"[24]۔

قرآن کریم کی آیات بینات کے بعد آپ رسول اللہ کی احادیث سے استنباط کرتے ہیں۔

حقوق آل رسول احادیث کی روشنی میں

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا:

> "میں اپنے اہل بیت کے بارے میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ تم اہل بیت کے ساتھ حسن سلوک کرنا"۔ یہ جملہ حضور نور مکرم نور مجسم ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا (یعنی حضور ﷺ نے اہل بیت کی محبت

-20 قاضی عیاض، نفس مصدر، مترجم مولانا نعیمی، 62:2۔

-21 نفس مصدر، 66:2۔67۔

-22 نفس مصدر، 67:2۔

-23 القرآن، 33:33۔

-24 القرآن، 6:33۔

، عظمت اور توقیر کا حکم دیا ہے)، ہم نے زید سے کہا کون ہے آپ ﷺ کی اہل بیت؟ فرمایا: حضرت علی کی آل، اور حضرت جعفر کی آل، اور حضرت عقیل کی آل اور حضرت عباس رضی اللہ عنہم کی آل[25]۔

سید عالم ﷺ نے فرمایا:

"میں تمہارے اندر دو چیزوں کو چھوڑ رہا ہوں جب تک تمہاری وابستگی ان دونوں سے رہے گی تم گمراہ نہ ہوگے ایک کتاب اللہ اور دوسری عترت نبی ﷺ"۔[26]

یعنی اہل بیت اطہار، اب غور و فکر کرو اور دیکھو کہ تم میری حیات ظاہری کے بعد ان سے کیسا طرز عمل اختیار کرتے ہو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا "کہ اہل بیت نبوت کی پہچان، دوزخ کے عذاب سے نجات اور آل نبی سے محبت والفت، صراط سے گزرنے میں آسانی اور عترت نبوی کی ولایت کا اقرار، عذاب الٰہی سے حفاظت کے اسباب ہیں"[27]۔

اہل بیت کے حقوق

بعض اہل علم حضرات نے فرمایا کہ آل نبی کے حقوق کی پہچان نبی کریم ﷺ کے حقوق ساتھ منسلک ہے، اب جس نے ان حقوق کو، جو ان حضرات کو ذات نبوی ﷺ سے حاصل ہیں پہچان لیا بلا خوف تردید کہا جاسکتا ہے کہ اس نے ان حقوق و فرائض کو معلوم کر لیا کہ اس نسبت کی وجہ سے اس پر ان نفوس قدسیہ کے کیا کیا حقوق لازم اور واجب ہیں اور احترام نبوی ﷺ کی وجہ سے ان کا کس قدر احترام کرنا لازم ہے[28]۔

نزول آیت تطہیر

قاضی رحمۃ اللہ علیہ نے آیت تطہیر کے مکان کو متعین کرنے کے لیے عمرو بن سلیم کی روایت لے کر آئے ہیں، اور عمرو بن ابی سلمۃ فرماتے ہیں "یہ آیت حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے مکان نازل ہوئی اسی وقت حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت حسنین کریمین اور جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور ایک چادر میں انہیں ڈھانپ کر دعا

25- مسلم بن حجاج ابو حسن قشیري (المتوفی 261ھ)، صحیح مسلم، کتاب الآداب، باب الإستأذان (بیروت: دار إحیاء التراث العربي، س ن) 1692:3، رقم الحدیث: 2153۔

26- ترمذي، نفس مصدر، باب مناقب أهل بیت النبي ﷺ 133:6، رقم حدیث: 3788۔

27- کتاب الشفاء، مترجم مولانا نعیمی، 97:2؛ أبو بکر محمد بن ابي إسحاق کلاباذي بخاري حنفي، بحر الفوائد المشهور بمعاني الأخبار (لبنان: دار الکتب العلمیة، 1420ھ-1999م) 303۔

28- نفس مصدر، 97:2۔

فرمائی: اے خداوند یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے نجاست دور فرما اور انہیں مزکی و مصطفی فرما دے۔ اس وقت حیدر کرار رضی اللہ عنہ صاحب لولاک علیہ الصلوۃ والسلام کے پس پشت بیٹھے ہوئے تھے"[29]۔

آیت مباہلہ اور اہل بیت نبوت

جناب سعد بن وقاص فرماتے ہیں کہ آیت مباہلہ کے نزول کے بعد نبی کریم ﷺ نے حضرات حسنین کریمین، جناب سیدہ فاطمہ اور حضرت علی کو بلایا اور بارگاہ میں عرض کیا اے باری تعالی یہ میرے اہل بیت ہیں[30]۔

حضرت علی سے دشمنی

حضرت علی کی فضیلت میں حضور ﷺ کا یہ فرمان کہ "علی کو دوست نہیں رکھتا مگر مومن اور حضور ﷺ سے بغض وعداوت نہیں رکھتا مگر منافق"[31] (بالفاظ دیگر یوں کہا جائے کہ جناب علی سے دوستی رکھنے والے تو مومن ہیں اور ان سے بغض وعناد رکھنے والے زمرہ منافقین میں شامل ہیں)[32]۔

تذکرہ حسنین کتاب الشفاء کی روشنی میں

نبی کریم ﷺ نے اپنی آل کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "اے اللہ میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان دونوں کو محبوب رکھ"[33]۔

ایک روایت کے الفاظ اس طرح ملتے ہیں کہ ہادی عالم ﷺ نے فرمایا: میں ان دونوں (حسنین کریمین) کو محبوب رکھتا ہوں جس نے انہیں محبوب رکھا اس نے مجھ سے اظہار محبت کیا اور جو مجھ سے اظہار محبت کرتا ہے اس کو اللہ تعالی بھی محبوب رکھتا ہے، اور جس نے ان دونوں سے بغض وعداوت کا اظہار کیا اس نے مجھے مبغوض رکھا اور جس نے میری ذات سے بغض کا اظہار کیا اس نے نعوذ باللہ خدا تعالی کو مبغوض رکھا[34]۔ ایک اور روایت میں آپ علیہ الصلوۃ والسلام

29- ترمذي، نفس مصدر، باب مناقب أهل بيت النبي ﷺ، 531:5، رقم:3205۔

30- مسلم، نفس مصدر، باب من فضائل علي بن أبي طالب رضي الله عنه 1871:4، رقم:2404۔

31- نفس مصدر، باب الدليل على أن حب الأنصار وعلي رضي الله عنهم من الإيمان وعلاماته، وبغضهم من علامات النفاق، 86:1، رقم:78۔

32- كتاب الشفاء، مترجم مولانا نعیمی، 98:2۔

33- ترمذي، نفس مصدر، باب مناقب أبي محمد الحسن بن علي بن أبي طالب والحسين بن علي بن أبي طالب رضي الله عنهما، 656:5، رقم:3769۔

34- ابو عبد اللہ حاکم محمد بن عبد اللہ (المتوفی 405ھ)، المستدرك على الصحيحين، من مناقب الحسن والحسين ابني بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم (بیروت: دار الكتب العلمية، 1411ھ-1990م) 18:3، رقم: 4776۔

نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھ کو اور ان دونوں کو اور ان کے باپ کو اور ان کی والدہ کو دوست رکھے گا وہ میرے ساتھ میرے درجے میں قیامت کے دن ہو گا[35]۔

حسنین کریمین کی محبت

رسول اکرم ﷺ نے (حضرات حسنین کریمین کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے) فرمایا: اور ان دونوں صاحبزادگان اور ان کے والدین سے محبت رکھی وہ روز قیامت میرے ساتھ ہو گا[36]۔

اسامہ بن زید اور حضرت حسن کے لیے اعزاز

نبی کریم ﷺ حضرت اسامہ بن زید اور امام حسن کے ہاتھ پکڑ فرماتے خداوند میں انہیں محبوب رکھتا ہوں تو بھی ان کو محبوب رکھ[37]۔

جناب فاطمہ کی شان کتاب الشفاء کی روشنی میں

سرور دوعالم ﷺ نے فرمایا:

فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑہ ہیں، جو بات ان کے غصے کا سبب بنتی ہے وہی میری ناراضگی کا سبب ہوتا ہے[38]۔ ان روایات کو قاضی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب الشفاء میں ذکر فرمایا ہے[39]۔

حضرت عباس کا مقام ومرتبہ کتاب الشفاء کی روشنی میں

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے چچا حضرت عباس کے بارے میں فرمایا: خدا کی قسم کسی کے دل میں ایمان اس وقت تک داخل نہ ہو گا جب تک کہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے واسطے سے آپ کو محبوب نہ رکھے گا۔
حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

35- احمد بن محمد بن حنبل، نفس مصدر، مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه2:17، رقم:576۔

36- أحمد بن محمد بن حنبل، نفس مصدر، مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه2:17، رقم:576۔

37- ابو عبد اللہ محمد بن إسماعیل بخاری، الصحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب الجمعة (دار طوق النجاة:1422ه)9:297، رقم3747۔

38- مسلم، نفس مصدر، کتاب فضائل الصحابة رضي الله تعالى عنهم، باب فضائل فاطمة بنت النبي عليها الصلاة والسلام،4:1903، رقم:2449۔

39- قاضی عیاض، کتاب الشفاء، مترجم مولانا نعیمی،2:67، ومترجم سید احمد علی شاہ بٹالوی،395۔

جس نے میرے صحابہ کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی، (لوگو غور سے سنو) چچا مرتبہ کے اعتبار سے باپ کی مثل ہوتا ہے[40]۔

ایک دن نبی کریم ﷺ نے حضرت عباس سے فرمایا:

کل صبح آپ اپنی اولاد کے ساتھ میرے پاس تشریف لے آئیں، دوسرے دن حضرت عباس حکم نبوی کے مطابق تشریف لائے تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ان ایک چادر سے ڈھک کر دعا فرمائی الہ العالمین یہ میرے چچا بمنزلہ میرے والد بزر گوار ہیں اور ان کے ساتھ ان کی اولاد بھی جو میرے اہل بیت ہیں خداوند تو ان کو عذاب سے اسی طرح محفوظ فرمادے جس طرح میں نے ان کو ڈھانپ لیا ہے۔ حدیث کے راوی فرماتے ہیں جس وقت حضور علیہ الصلوۃ والسلام دعا فرمارہے تھے مکاں کے در و دیوار سے آمین، آمین کی آوازیں آرہی تھیں[41]۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے اعزاز

سرکار دو عالم ﷺ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں کوئی (ایسی ویسی) بات کہہ کر مجھے ایذا نہ دو[42]۔

اصحاب رسول ﷺ کے حقوق

صحابہ کرام کی تعریف در حقیقت آقا کریم علیہ الصلوۃ والسلام کی تعریف ہے، اسی طرح صحابہ کرام کے درمیان جو ایسی باتیں ہوئی ہیں جن پر اعتراض وارد ہوتا ہو اس کی ایسی تشریح و توضیح کی جائے جو مثبت پہلو کی حامل ہو اور اس سے ان کی تحقیر کا کوئی پہلو نہ نکلتا ہو۔ کیونکہ فرمان نبوی کے مطابق وہ حضرات اسی کی مقتضی و مستحق ہیں[43]۔

صحابہ کے حقوق قرآن واحادیث کی روشنی میں

صحابہ کرام کی شان و شوکت کا ذکر کرتے ہوئے سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب میرے صحابہ کا تذکرہ برائی کے ساتھ ہو تو تم خاموش رہو[44]، کیونکہ ان کی صفت تو خداوند کریم نے قرآن کریم میں سورۃ فتح کے

40- ترمذي، نفس مصدر، باب مناقب أبي الفضل عم النبي صلى الله عليه وسلم وهو العباس بن عبد المطلب رضي الله 652:5، رقم:3758۔

41- امام بیہقی (المتوفی 458ھ)، دلائل النبوة، باب قدوم ضمام بن ثعلبة على رسول الله (دار الکتب العلمیۃ:، 1408ھ-1988م) 72:6۔

42- بخاري، نفس مصدر، كتاب الجمعة، باب الطيب للجمعة، 456:6، رقم:2581۔

43- كتاب الشفاء، مترجم مولانا نعیمی، 103:2۔

44- سلیمان بن احمد طبراني (المتوفی 360ھ)، المعجم الكبير (القاهرة: مكتبة ابن تيمية، 1415 ھ-1994 م) 198:10، رقم:10448۔

آخری رکوع اور دوسری آیت میں اس طرح بیان فرمایا گیا ہے:

محمد (ﷺ) تو اللہ کے رسول ہیں (لیکن) جو ان کے ساتھ ہیں وہ لوگ آپ کے ساتھ ہیں اور کافروں کے لیے سخت اور آپس میں نرم دل ہیں[45]۔

دوسری جگہ ارشاد باری ہے:

"بہت سے لوگ ہیں جنہوں نے اللہ سے وعدہ کیا تھا اور اللہ نے ان کے عہد کو سچ کر دکھایا"[46]۔

صحابہ سے بغض وعداوت کی سزا

نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

میرے اصحاب کے بارہ میں خدا سے ڈرتے رہو، ان کو میرے بعد نشانہ نہ بنانا، اب جو شخص ان کو دوست رکھے تو وہ میری محبت کی وجہ سے ان کو دوست رکھے گا، اور جو ان سے عداوت کرے گا وہ میرے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھے گا، جس نے ان کو تکلیف پہنچائی تو بے شک مجھے اس نے تکلیف پہنچائی، اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی تو اس نے اللہ تعالی کو تکلیف پہنچائی اور جس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی وہ عنقریب اس کو پکڑ لے گا[47]۔ جس کی پکڑ نہایت شدید ہے، ارشاد ربانی ہے: بے شک تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے[48]

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تم ان لوگوں کی اقتدا کرو جو میرے بعد ہیں، ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما، حضور نے مزید ارشاد فرمایا: میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں، ان میں سے جس کا بھی سہارا لوگے راہ یاب ہو جاؤ گے[49]۔

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

میرے صحابہ کی مثال ایسی ہے جیسے کہ کھانے میں نمک، کیونکہ کھانا بغیر نمک کے ٹھیک اور مکمل ہوتا ہی نہیں ہے[50]۔

45- القرآن، 48:29۔

46- القرآن، 23:33۔

47- ترمذي، نفس مصدر، ابواب المناقب، باب فيمن سب أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم 6:179، رقم: 3862۔

48- القرآن، 85:12۔

49- حاکم، نفس مصدر، کتاب القضاء، باب أدب القضاء، 4:350۔

50- ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن المبارک (المتوفی 181ھ)، الزهد والرقائق، باب ما جاء في الفقر، (بيروت: دار الكتب العلمية، س ن) 200، رقم: 572۔

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

میرے صحابہ کی شان میں اہانت نہ کرو اور انہیں برا بھلا نہ کہو، تم میں کوئی شخص اگر احد کے برابر سونا راہ خدا میں دے تو اس کو اتنا اجر نہیں ملے گا جتنا کہ صحابی کو ایک رطل یا اس کے نصف کو راہ خدا میں دینے سے حاصل ہو گا[51]۔

صحابی کو برا کہنے والے کی سزا

معلم اخلاق سرور دو عالم ﷺ نے فرمایا: "جس نے میرے صحابہ کو گالی دی اس پر اللہ، اس کے ملائکہ اور تمام انسانوں کی جانب سے لعنت ہو، اور اس جرم کا ارتکاب کرنے والے کے فرائض و نوافل بھی بارگاہ قبول میں نا مقبول ہوں گے، حضور ﷺ نے فرمایا:

"جب بھی صحابہ کا تذکرہ ہو تو خاموشی سے سنو"[52]۔

خلفاء راشدین شان و منزلت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میرے صحابہ کو تمام عالم انسانیت میں انبیاء و مرسلین کے بعد سب پر فضیلت حاصل ہے اور ان صحابہ میں میرے چار کو خصوصی طور منتخب فرمایا گیا ہے، وہ حضرت ابو بکر، عمر، عثمان و علی رضی اللہ عنہم ہیں حالانکہ میرے دوسرے صحابہ بھی بہت مقرب ہیں[53]۔

صحابہ سے بغض رکھنے والے کی سزا

امام مالک بن انس اور دوسرے حضرات نے فرمایا:

جس نے صحابہ سے عداوت رکھی اور ان کے حق میں سب و شتم روا رکھی اس کا کوئی حق مسلمانوں کے مال غنیمت میں نہیں ہے اور اس کی دلیل سورۃ حشر کی اس آیت سے ملتی ہے ارشاد باری تعالی ہے: "اور مال غنیمت ان لوگوں کے لیے ہے جو ان کے بعد آئے اور کہتے ہیں اے رب ہماری مغفرت فرما"[54]۔

صحابہ سے عداوت رکھنے والے کی سزا

امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

51- بخاري، نفس مصدر، كتاب الجمعة، باب الطيب للجمعة، 207:9، رقم: 3673۔

52- طبرانی، نفس مصدر، 142:12، رقم: 12709۔

53- ابو نعیم اصبهاني (المتوفى 430ھ)، فضائل الخلفاء الأربعة وغيرهم (المدينة المنورة: دار البخاري، 1417ھ-1997م) 101، رقم: 104۔

54- القرآن، 10:59۔

جس نے حضور ﷺ کے صحابہ کے ساتھ بغض وعداوت رکھی وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے، ارشاد ربانی ہے "تاکہ ان کے سبب کافروں کو غصہ دلائے"[55]۔

نجات کا سبب

عبد اللہ بن مبارک نے فرمایا:

جس میں یہ دو خصلتیں ہوں گی وہ نجات حاصل کرے گا ایک صداقت دوسرا اصحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے محبت[56]۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے عداوت رکھنے والے کی سزا

حضور ﷺ کی مجلس کے سامنے ایک جنازہ لایا گیا تو نبی کریم ﷺ نے اس کی نمازہ جنازہ ادا کرنے سے اس لیے انکار فرما دیا کہ وہ حضرت عثمان غنی سے عداوت رکھتا تھا، حضور ﷺ نے فرمایا عثمان سے عداوت اور دشمنی کی وجہ سے اللہ تعالی بھی اس سے ناراض ہے[57]۔

صحابہ سے عقیدت قیامت کے دن حضور ﷺ کی محافظت کا سبب

حضور ﷺ نے انصار صحابہ کے بارے میں فرمایا: تم ان کے بارے میں درگزر سے کام لو اور ان کے اچھائیوں کو قبول کرو[58]۔

حضور ﷺ نے فرمایا:

جس نے میرے فرمان کے مطابق میرے صحابہ کی عظمت کی وہ قیامت کے دن میرے حفاظت میں ہو گا، لیکن جس نے ان حضرات کی تعظیم وتوقیر نہ کی وہ میرے پاس حوض کوثر پر نہ آئے گا، بلکہ وہ مجھ سے اس قدر دور ہو گا کہ مجھے دیکھ بھی نہ سکے گا[59]۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

بے شک بنی اسرائیل کے بہتر ۷۲ گروہ بن گئے تھے اور میرے امت کے 73 ہوں گے اور سب دوزخ میں جائیں گے، مگر ایک گروہ! صحابہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا کہ جس پر میں آج کے دن ہوں اور میرے اصحاب[60]۔

55- القرآن، 29:48۔

56- ابو بکر محمد بن حسین بن عبد اللہ آجُرِّیُّ بغدادي (المتوفی 360ھ)، الشریعة (الریاض: دار الوطن، 1420ھ-1999م) 1687:4، رقم: 1164.

57- ترمذي، نفس مصدر، ابواب المناقب، باب فی مناقب عثمان بن عفان 71:6، رقم: 3709۔

58- بخاری، نفس مصدر، کتاب الجمعة، باب الجمعة، 340:2، رقم حدیث: 927۔

59- طبراني، نفس مصدر 283:12، رقم حدیث: 13125۔

60- ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزویني (المتوفی 273ھ)، سنن ابن ماجه، کتاب الفتن، باب افتراق امم (بیروت: دار رسالة علمیة، 1430ھ-2009م) 130:5، رقم حدیث: 3993۔

آل واصحاب کی اہانت کی عصری معنویت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بہتان کی سزا

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق جو شخص سیدہ طاہرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بہتان باندھے یا ان کے حق میں نازیبا الفاظ استعمال کرے تو اس کو قتل کر دیا جائے کیوں کہ وہ قرآن کریم کی تکذیب کر رہا ہے[61] (آپ کی عفت اور پاک دامنی کے سلسلہ میں آیات قرآنی شاہد ہیں)۔

صحابہ کو ایذا دینے والے کی سزا

آپ ﷺ نے فرمایا:

> جو صحابہ سے بغض رکھے گا وہ میرے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھے گا، جس نے ان کو تکلیف پہنچائی تو بے شک مجھے اس نے تکلیف پہنچائی، اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی تو اس نے اللہ تعالی کو تکلیف پہنچائی اور جس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی وہ عنقریب اس کو پکڑ لے گا[62]۔ (جس کی پکڑ نہایت شدید ہے، ارشاد ربانی ہے "بے شک تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے"[63])

سید عالم ﷺ نے فرمایا:

> میرے صحابہ کو سب و شتم نہ کرو کیونکہ صحابہ پر سب و شتم کرنے والوں پر اللہ تعالی، تمام فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے، اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا نہ اس کی نفل عبادت قبول ہو گی اور نہ فرض[64]۔

ہادی اعظم ﷺ نے فرمایا:

> میرے صحابہ کو گالی نہ دی جائے، مخبر صادق ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ آخر زمانہ میں ایک ایسی قوم آئے گی جو میرے صحابہ کو گالی دے گی، تم ان کے ساتھ نماز نہ پڑھنا اور نہ ان کی نماز جنازہ پڑھنا، ان سے شادی و بیاہ بھی نہ کرنا اور نہ ان کے ساتھ نشست و برخاست رکھنا اگر وہ بیمار ہوں تو ان کی عبادت بھی نہ کرنا، حضور ﷺ یہ بھی فرمایا کہ جو صحابہ کو گالی دے اس کو زدو کوب کیا جائے[65]۔

61- **کتاب الشفاء**، مترجم مولانا نعیمی، 2:486۔

62- ترمذی، نفس مصدر، ابواب المناقب، باب فیمن سب أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، 6:179، رقم:3862۔

63- القرآن، 85:12۔

64- ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل (المتوفی 241ھ)، **فضائل الصحابة** (بیروت: مؤسسۃ الرسالۃ، 1403ھ–1983م)، 1:52، رقم:8۔

65- ابو بکر حنبلي، نفس مصدر، 2:483، رقم:769۔

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا ارشاد گرامی ہے: عائشہ کو دکھ نہ پہنچاؤ[66]۔

حضور ﷺ نے فرمایا: جس نے حضرت فاطمہ کو ناراض کیا گویا کہ اس نے مجھے ناراض کیا[67]۔

صحابہ کے گستاخ کی سزا اور اہل علم کے اقوال

ایسے گستاخ کے بارے میں بعض علماء نے اختلاف کیا ہے لیکن امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک مشہور ہے جس میں (حاکم مجاز) اجتہاد کی بناء پر دردناک سزا دیتا ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قول اور بھی ملتا ہے کہ جس نے بارگاہ رسالت میں گستاخی کی اس کو قتل کر دیا جائے اور جو صحابہ کی شان میں گستاخی کرے اسے سزا دی جائے[68]۔

قاضی صاحب فرماتے:

> ہیں کہ جس نے کبار صحابہ مثلاً حضرت ابو بکر صدیق، عمر فاروق، عثمان، علی، معاویہ اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخی کی اور یہ کہا کہ تمام حضرات گمراہ تھے (نعوذ باللہ منہا) تو ایسے شخص کو قتل کیا جائے، اگر کسی اور طریقے پر یا الفاظ کے ساتھ جو معاشرہ میں گالی سمجھے جاتے ہیں تو اس کو رسوا کن سزا دی جائے۔ جناب ابن حبیب نے فرمایا کہ سوائے شاتم رسول کے اور کسی کو قتل کی سزا نہ دی جائے[69]۔

جناب سحنون نے فرمایا:

> جو شخص کسی صحابی رسول کے ساتھ کفر و انکار کرے، مثلاً: حضرت عثمان ذوالنورین یا حضرت علی کی اہانت کرے تو اس کو دردناک سزا دی جائے۔ ابو محمد بن زیاد جناب سحنون کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص خلفاء اربعہ کے بارے میں یہ کہے کہ یہ حضرات کفر و ضلالت پر تھے تو اس کو قتل کر دیا جائے اور ان کے علاوہ کسی اور صحابی کے بارے میں کچھ کہے تو اس کو دردناک سزا دی جائے اور اگر کوئی حضرت عائشہ کی گستاخی کا مرتکب ہو تو اس کو قتل کیا جائے۔ جب ان سے اس فرق کی وجہ دریافت کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ جس نے جناب سیدہ پر تہمت لگائی اس نے قرآن کریم کی مخالفت کی[70]۔

امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

66- بخاري، نفس مصدر، كتاب الجمعة، باب الطيب للجمعة، 456:6، رقم: 2581۔

67- مسلم، نفس مصدر، كتاب فضائل الصحابة رضي الله تعالى عنهم، باب فضائل فاطمة بنت النبي عليها الصلاة والسلام 1903:4 رقم: 2449۔

68- كتاب الشفاء، مترجم مولانا نعیمی، 489:2۔

69- نفس مصدر۔

70- نفس مصدر، 490:2۔

اگر کوئی شخص صحابہ کی تنقید کرے تو اس کا مال غنیمت میں کوئی حصہ نہیں، کیونکہ اللہ تعالی نے مال غنیمت کو تین قسموں میں تقسیم کیا ہے[71]۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو شخص میرے اصحاب کو گالی دے تو اس کو کوڑے مارے جائیں[72]۔

ابن شعبان کہتے ہیں:

> کہ جو شخص حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوا نبی ﷺ کی کسی اور بیوی کو گالی تو اس میں دو قول ہیں، ایک تو یہ کہ اس کو قتل کیا جائے، کیونکہ آپ ﷺ کو گالی دی، اس وجہ سے کہ آپ کی بیوی کو گالی دی ہے، اور دوسرا قول یہ ہے کہ وہ اور صحابہ کی طرح ہیں، اس کو مفتری کی حد لگائی جائے، کہا کہ میں پہلی بات کا قائل ہوں۔[73]

آل و اصحاب رسول کی اہانت موجودہ حالات میں فرقہ واریت اور استحصال امن کا باعث

آل رسول اور اصحاب رسول کے حقوق کی حفاظت کے لیے ہر دور میں قانون سازی کی گئی، اور یہی وجہ ہے کہ ان ہستیوں سے محبت کرنے والے یہ قانون سازی تا قیامت کرتے رہیں گے۔ اور اسی وجہ سے مذکورہ ہستیوں کے حقوق کی حفاظت کے لیے مملکت پاکستان میں بھی قانون سازی کی گئی جس کا ذکر ہم آنے والے اوراق میں کریں گے۔

مقدس ہستیوں کی اہانت کی سزا پاکستانی قانون کی روشنی میں

16 جولائی، 2021ء کو اہل بیت اور صحابہ کی توہین کرنے والوں کی سزاوں میں اضافہ کر دیا گیا، اہل بیت اور صحابہ کی توہین کی سزا کے حوالہ سے پاکستان کے تمام اراکین اسمبلی نے اتفاق کیا کہ اگر کوئی اہل بیت اور صحابہ کی توہین کا مرتکب ہو گا تو اس کو عمر قید سزا دی جائے گی، اور جو بھی اس جرم کا مرتکب ہو گا تو ناقابل ضمانت جرم شمار کیا جائے گا اور کیس سیشن عدالت میں چلے گا بجائے مجسٹریٹ کے، اور یہ سخت سزائیں اس لیے رکھی گئی ہیں تاکہ اس جرم کے ذریعے سے جو دہشت گردی جنم لیتی ہے اس کو روکا جائے اور ساتھ ساتھ جو لوگوں کی دل آزاری ہوتی ہے اس کا سد باب کیا جائے[74]۔ اور قرآن پاک میں فتنہ وفساد پھیلانے والوں کی ان الفاظ میں مذمت بیان کی گئی ہے کہ "فتنہ قتل سے بڑا جرم ہے"[75]۔

71- **کتاب الشفاء**، مترجم مولانا بٹالوی 732۔

72- عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ (المتوفی 235ھ)، **المصنف في الأحاديث والآثار المعروف مصنف ابن ابی شیبہ** (بیروت: دار الفکر، س ن) 7:550۔

73- نفس مصدر، 733۔

74- https://www.islamtimes.org/ur/news/943731 accessed 7 July 2023

75- القرآن، 2:191۔

"مجموعہ تعزیراتِ پاکستان (ایکٹ 54 بابت 1860ء) کی دفعہ 298-A اور مجموعہ ضابطہ فوجداری 1898ء (ایکٹ نمبر 5، بابت 1898ء) کے شیڈول میں ترامیم پر مبنی ترمیمی بل کو زیر بحث لاکر قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے داخلہ نے منظور کر لیا، قبل ازیں اہل بیت اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اہانت کرنے والے کی سزا تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ 298 اے میں صرف تین سال تھی اور ساتھ میں معمولی جرمانہ تھا جب کہ جرم بھی قابل ضمانت تھا[76]۔

حاصل کلام

- قاضی عیاضی مالکی رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق ایک علمی خاندان سے تھا اور اپنی تعلیمی سرگرمیاں ابتدائی عمر میں مکمل فرما کر عملی زندگی میں قدم رکھا، یہی وجہ ہے کہ آپ کا علمی فیض کتابوں کی صورت میں آج بھی جاری وساری ہے۔
- اس مقالہ میں آل واصحاب رسول کے حقوق کو کتاب الشفاء کی رشنی میں بخوبی انداز میں بیان کرنے کی کوشش وکاوش کی گئی ہے۔
- اس مقالہ میں کتاب الشفاء کا تعارف ومقام کو بیان کیا گیا ہے۔
- اور کتاب الشفاء جو کہ بارگاہ رسالت میں مقبول شدہ ہے، اور ساتھ ساتھ اس کی رحانیت کی اہمیت یہ ہے کہ اس کتاب کو پڑھنے سے انسان دنیا کی مشکلات ومصائب سے محفوظ رہتا ہے۔
- قاضی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن وحدیث کی روشنی میں آل واصحاب رسول ﷺ کے حقوق کو بخوبی طریقہ سے ذکر کیا ہے۔
- قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں اسلام کے اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ باور کرایا ہے کہ آل واصحاب رسول کی اہانت کرنے والے کی کیا کیا سزائیں ہونی چاہییں؟
- اور قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے ثقہ علماء کی ان آراء کا ذکر بھی فرمایا ہے جو انہوں نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی آل واصحاب رسول ﷺ کی توہین کرنے والوں کے لیے تجاویز کی ہیں۔
- اللہ تعالی نے کلام مجید میں آل واصحاب رسول ﷺ کے حقوق کی اہمیت kکو اجاگر کیا ہے۔
- نبی کریم ﷺ نے بھی تاکید کے ساتھ آل واصحاب رسول کے حقوق کی ادائیگی حکم دیا ہے۔
- اس مقالہ میں آل واصحاب رسول ﷺ کی اہانت کرنے والوں کی سزا کو کتاب الشفاء کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے، اور ساتھ ساتھ اس مقالہ کی عصری معنویت کی اہمیت کو بھی مدنظر رکھتے ہوئے آل واصحاب رسول کی سزا پاکستان میں کیا

76- https://www.islamtimes.org/ur/news/943731/%D8%A7%DB%81% D9%84%D8% 943731 accessed 7 july, 2023

ہے؟ اور پاکستان کی حکومت نے اس اہانت کے سد باب کے لیے کون سے اقدامات کیے ہیں؟ وہ بھی بیان کیے گیے ہیں۔

سفارشات

- تعلیمی اداروں کے نظام تعلیم میں ایسی مثبت تبدیلی لائی جائے جو نسلِ نو میں آل و اصحاب کی محبت کو فروغ دے اور پر امن ماحول پیدا کرے۔
- آل و اصحاب رسول ﷺ میں تفریق و تقسیم کو روکنے کے لیے حکومتی سطح پر مؤثر اقدام کئے جائیں۔
- کتاب الشفا کو تعلیمی نصاب میں شامل کیا جائے تا کہ اجتماعی طور پر ملت کی اصلاح ممکن ہو سکے۔
- اہانت آل و اصحاب رسول ﷺ کے سلسلے میں شر انگیز اِقدامات کو روکنے کے لیے موجودہ دستور و قانون کو فعال بنایا جائے۔

Bibliography

1. Al-Qur'ān
2. Qāḍī ʿIyāḍ Mālikī, *Al-Shifāʾ bi Taʿrīf Ḥuqūq al-Muṣṭafā,* Tarjumah binām Naʿīm al-ʿAṭāʾ fī Ḥadīth al-Mujtabā, Mutarjam: Ḥaḍrat Sayyid Muftī Ghulām Muʿīn al-Dīn Naʿīmī, Lahor: Maktabah Aʿlā Ḥaḍrat Darbār Mārkīṭ, 1424H/2004AD.
3. Qāḍī ʿIyāḍ, *Al-Shifāʾ bi Taʿrīf Ḥuqūq al-Muṣṭafā*, Urdu Tarjumah Mawlānā Sayyid Aḥmad ʿAlī Shāh Baṭālwī Lahor: Farīd Buk Stāl Urdu Bāzār, 1422H/2001AD.
4. Muṣṭafā ibn ʿAbd Allāh Kātib Jalabī al-Qusṭanṭīnī al-Mashhūr bismi Ḥājī Khalīfah aw al-Ḥāj Khalīfah, *Kashf al-Ẓunūn ʿan Asāmī al-Kutub wal-Funūn,* Baghdād: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, wa Dār al-ʿUlūm al-Ḥadīthah, wa Dār al-Kutub al-ʿIlmīyah, 1941AD.
5. Shams al-Dīn Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Aḥmad ibn ʿUthmān ibn Qāyimāz Dhahabī, *Tadhkirat al-Ḥuffāẓ*, Bayrūt-Lubnān: Dār al-Kutub al-ʿIlmīyah, 1419H/1998AD.
6. Shihāb al-Dīn Maḥmūd ibn ʿAbd Allāh Ḥusaynī Ālwusī, *Rūḥ al-Maʿānī,* Bayrūt: Dār al-Kutub al-ʿIlmīyah, 1415H.
7. Shihāb al-Dīn Aḥmad ibn Muḥammad ibn ʿUmar Khafājī Miṣrī, *Nusaym al-Riyāḍ fī Sharḥ Shifāʾ al-Qāḍī ʿIyāḍ,* Beirūt: Lubnān: Dār al-Kutub al-ʿIlmīyah, 1421H/2001AD.
8. Abū al-ʿAbbās Shams al-Dīn Aḥmad ibn Muḥammad ibn Khallikān, *Wafayāt al-Aʿyān wa Anbāʾ Abnāʾ al-Zamān*, Bayrūt: Dār Ṣādir, 1900AD

9. Shams al-Dīn Abū ʿAbd Allāh Muḥammad b. Aḥmad Dhahabī, *Sīr Aʿlām al-Nubalāʾ*, Beirut: Muʾassasat al-Risālah: 1405H/1985AD.
10. Abū al-Qāsim Khilaf ibn ʿAbd al-Malik ibn Bashkuwāl, *Al-Ṣilah fī Tārīkh Aʾimmat al-Andalus*, Beirut: Maktabat al-Khānjī, 1374H/1955AD.
11. Qāḍī ʿIyāḍ Mālikī Andalusī, *Kitāb al-Shifāʾ*, Trans. Mawlānā Muḥammad Aṭhar Naʿīmī, Lahor: Maktabat Nabawīyah, Ganj Bukhsh Road, 1419H/1999AD.
12. Abū ʿĪsā Muḥammad ibn ʿĪsā al-Tirmidhī, *al-Sunan*, Beirūt: Dār al-Gharb al-Islāmī, 1998AD.
13. Abū Bakr Muḥammad ibn Abī Isḥāq Kalābādhī, *Baḥr al-Fawāʾid al-Mashhūr bimaʿānī al-akhbār*, Lubnān: Dār al-Kutub al-ʿIlmīyah, 1420H/1999AD.
14. Abū ʿAbd Allāh Hakm ibn ʿAbd Allāh, *al-Mustadrak ʿalā al-Ṣaḥīḥayn,* Bayrūt: Dār al-Kutub al-ʿIlmīyah, 1411H/1990AD.
15. Abū ʿAbd Allāh Aḥmad ibn Muḥammad ibn Ḥanbal, *al-Musnad* Egypt: Muʾassasat al-Risālah, 1421H/2001AD.
16. Muslim ibn al-Ḥajjāj Abū al-Ḥasan Qushayrī, *al Jami, al-Ṣaḥīḥ*, Bayrūt: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī.
17. Bayhaqī, *Dalā'il al-Nubuwwah,* Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmīyah: 1408H/1988AD.
18. Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Ismāʿīl Bukhārī, *al Jami, al-Ṣaḥīḥ*, Beirut: Dār Ṭawq al-Najah: 1422H
19. Abū al-Qāsim al-Ṭabarānī Sulaymān ibn Aḥmad, *al-Muʿjam al-Kabīr,* Cairo: Maktabat Ibn Taymiyyah, 1415H/1994AD
20. Abū ʿAbd al-Raḥmān ʿAbd Allāh ibn al-Mubārak, *al-Zuhd wa al-Raqāʾiq*, Beirūt: Dār al-Kutub al-ʿIlmīyah, S.N.

21. Abū Nuʿaym Isfahānī, *Fuḍāʾil al-Khulafāʾ al-Arbaʿah wa Ghayrihim,* al-Madīnah al-Munawwarah: Dār al-Bukhārī, 1417H/ 1997AD.
22. Abū Bakr Muḥammad ibn al-Ḥusayn ibn ʿAbd Allāh Ājurriyyu Baghdādī, *Al-Sharīʿah*, Al-Riyāḍ: Dār al-Waṭan, 1420H/1999AD.
23. Abū Bakr Aḥmad ibn Muḥammad Khallāl Baghdādī Ḥanbalī, *Al-Sunnah*, al-Riyāḍ: Dār al-Rāyah, 1410H/1989AD.
24. "Abū Dāwūd Sulaymān ibn Ashʿath Sijistānī, *al-Sunan,* Egypt: Dār al-Risālah al-ʿĀlamīyah, 1430H /2009AD.
25. Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Yazīd Qazwīnī, *al-Sunan,* Egypt: Dār al-Risālah al-ʿĀlamīyah, 1430h /2009AD.
26. Abū ʿAbd Allāh Aḥmad ibn Muḥammad ibn Ḥanbal, *Fuḍāʾil al-Ṣaḥābah,* Beirūt: Muʾassasat al-Risālah, 1403h – 1983AD.
27. Abd Allāh ibn Muḥammad ibn Abī Shaybah, *Al-Musannaf fī al-Aḥādīth wal-Āthār al-Maʿrūf Musannaf Ibn Abī Shaybah,* Beirut: Dār al-Fikr, S.N.
28. https://www.islamtimes.org/ur/news/943731.ş